السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

داڑھی کی شرعی پوزیشن کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ داڑھی انبیاء کی سنت متوارتہ ہے، جیساکہ قرآن وحدیث میں اس کی تصریح موجود ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے حضرت ہارون علیہ وعلی نبینا السلام نے داڑھی بارے میں حضرت موسیٰ کو کہا تھا:

قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۔۔۔ ٩٤ ...طہ

''ہارون (علیہ السلام) نے کہا اے میرے ماں جائے بھائی! میری داڑھی نہ پکڑ اور سر کے بال نہ کھینچ۔''

عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ : قَصُّ الشَّارِبِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَالِاسْتِنْشَاقُ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ مُصْعَبٌ : وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ) (نسائی مع تعلیقات السلفیة: ج2 ص269

یعنی حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دس چیزیں سنن انبیاء علیہ السلام سے ہیں۔

1۔ مونچھیں کاٹنا۔،

2۔ ناخن اتارنا۔

3۔ انگلیوں کو گرہوں کو دھونا۔

4۔ داڑھی کو بڑھانا۔

5۔ مسواک کرنا۔

6۔ بغلوں کے بال اکھاڑنا۔

7۔ موئے زہار کا مونڈنا۔

8۔ ناک میں پانی چڑھانا۔

9۔ استنجاء کرنا۔

10۔ منہ کی کلی کرنا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ داڑھی فطرت، یعنی سنت قدیمہ میں شامل ہے۔ بلکہ داڑھی بڑھانے کا حکم ہے، چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صلی اللہ علیہ وسلم انْهَكُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللِّحَى. (2)(ص 875 ج2 صحیح مسلم ص 129 ج1

کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مونچھیں خوب کترو ایا لیا کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔ یعنی پوری طرح بڑھنے دو صحیح مسلم کی ایک روایت اوفوا اللحی.

اور ابوہریرہ لکھتے ہیں:

(وأنه وقع عندابن ماہان ارجواوجاء فی روایۃ البخاري وفرواالل‍حی فحصل خمس روایات : اعفواوأوفوا وارخواوارجواووفرواومعناہاکلہاترکہا علی حالہاہذاہوالظاہر من الحدیث الذي تقتضیہ ألفاظہ.(3) (نووی ص129ج1

کہ داڑھی بڑھانے کے متعلق احادیث صحیحہ میں اعفوا، اوفوا، ارخوا، ارجوا، اوروفروا، پانچ الفاظ آئے ہیں اوران سب کا معنی ہے کہ داڑھی کواپنے حال پرچھوڑدو۔ حدیث کے الفاظ کا بظاہر یہی تقاضا ہے۔

ان صحیح احادیث سے معلوم ہواکہ داڑھی کومونڈانا اورکترانا جائز نہیں بلکہ داڑھی کومونڈانا مجوسیوں کا فعل ہے، جیساکہ صحیح مسلم میں خالفوا المجوس کا حکم ہے اورکسی صحیح حدیث میں داڑھی کوکترانے کی اجازت نہیں آئی۔ البتہ ترمذی میں عمرو بن شعیب بن ابیہ عن جدہ سے ایک روایت ہے:

(أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَأْخُذُ مِنْ لِحْیَتِہِ مِنْ عَرْضِہَا وَطُولِہَا.(1) (ترمذی مع تحفۃ الاحوذی: ص11ج4

: کہ رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی کوطول وعرض سے کاٹ لیتے تھے مگریہ حدیث صحیح نہیں بلکہ ضعیف ہے۔ جیساکہ خود امام ترمذی نے عمر بن ہاروں راوی پرامام بخاری کی جرح نقل کی ہے

(ہذاحدیث غریب وسمعت محمد بن إسمعیل یقول عمر بن ہارون مقارب الحدیث لاأعرف لہ حدیثالیس لہ أصل أوقال ینفرد بہ إلاہذاالحدیث (2) (ترمذی مع تحفۃ الأحوذی ص11ج4

امام عبدالرحمن مبارکپوری لکھتے ہیں کہ عمر بن ہارون متروک راوی ہے، بہرحال یہ حدیث ضعیف ہے اورقابل استدلال ہرگزنہیں۔

ہاں صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر کے متعلق لکھا ہے کہ وہ مٹھی سے زائد بال کٹوادیتے تھے، اسی طرح حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ حضرت عمر نے مٹھی بھر سے زائد ایک آدمی کی داڑھی کاٹ دی تھی اوراسی طرح حضرت ابوہریرہ بھ مٹھی سے زائد داڑھی کاٹ دیتے تھے، تاہم علماء نے لکھا ہے کہ کم ازکم مٹھی بھر داڑھی رکھنی واجب ہے اورمٹھی سے زائد کٹوانے والے کو برابھلا نہیں کہا جاسکتا۔ تاہم داڑھی نہ کٹوانا افضل ہے اوریہی اسلم ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص857

محدث فتویٰ